سوموار | 18-اگست 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 181 | سوموار 14 ربیع الثانی۔ 1418ھ 18 ظہور 1376 ہش 18 اگست 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی قدوسیت اور پاکی کا تقاضا ہے کہ دنیا میں نیکی پھیلے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ نہ خدا نے گناہ سے اس واسطے روکا ہے کہ اس میں اس کا کوئی نقصان متصور ہے اور نہ نیکی کی اس واسطے تاکید فرمائی ہے کہ اس میں اس کا کوئی فائدہ ہے۔ بلکہ یہ اس کا رحم ہے کہ اس نے ایسے امور جو خود انسان کے اپنے ہی واسطے مضر تھے یا بنی نوع انسان کے واسطے مضر تھے ان سے روک دیا اور یہ اس کا کمال رحم ہے۔ وہ چونکہ قدوس اور پاک ہے اس کی قدوسیت اور پاکی کا تقاضا ہے کہ دنیا میں نیکی پھیلے' ورنہ انسان اگر بے قید ہو کر بدی اور گناہ کرے گا اور ممنوعات (احکام دینیہ) کا ارتکاب کرے گا۔ تو اس کا وبال بھی خود ہی برداشت کرے گا۔ خدا تعالیٰ کا اس میں کچھ نقصان نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 597)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب لوگ حد سے زیادہ دنیا میں دل لگاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے بے پروائی اختیار کرتے ہیں تو انہیں متنبہ کرنے کے لئے عذاب نازل ہوتا ہے۔ دیکھو طاعون کیسی تباہی ڈال رہی ہے۔ ایک کو دفن کر کے آتے ہیں تو دوسرا جنازہ تیار ہوتا ہے۔

یاد رکھو کہ بت پرستی' انسان پرستی' مخلوق پرستی کی سزا آخرت میں ہے۔ مگر شوخیوں' بدمعاشیوں' ظلم و تعدی غفلت اور اہل حق کو ستانے اور دکھ دینے کی سزا اسی دنیا میں دی جاتی ہے۔ نوحؑ کے وقت جو عذاب آیا اگر خدا تعالیٰ کے رسول کو نہ ستاتے تو وہ عذاب نہ آتا۔ یہ شوخی پر اس لئے عذاب آتا ہے کہ "ایک چور دوسرا چتر" دنیا دار المکافات نہیں۔ اس میں دست بدست سزا صرف اسے ملتی ہے جو بدمعاشی کرے۔ جو شرافت کے ساتھ گناہ میں گرفتار ہو تو اس کی سزا آخرت میں ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 443)

عبادت کا مدار حسن و احسان پر ہے، جو بدرجہ کامل اللہ میں پایا جاتا ہے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

تمام ادیان مروجہ اور مذاہب موجودہ کا مقابلہ کرنا چاہیں اور غور کر کے دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ کیا بلحاظ اصول کے اور کیا بلحاظ حفظ اصول اور فروع کے وہ (دین حق) کے مقابلہ میں کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتے اور بالکل ہیچ دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے اہم ترین امور میں سے اللہ جلشانہ کا ماننا اس کو اسماء حسنیٰ اور صفات و محامد میں یکتا و بے ہمتا ماننا ہے جس کا خلاصہ لا الہ الا اللہ میں موجود ہے۔ جس کا نام افضل الذکر ہے اور جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کل نبیوں کی تعلیم کا خلاصہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے (-) اس کی حقیقت یہ ہے انسان اللہ کی ہستی کی برابر اور ہستی کو یقین نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کو تمام اسماء میں افعال میں یکتا و جود و بقاء میں یکتا۔ تمام نقائص سے منزہ اور تمام خوبیوں سے معمور یقین کرے وہی معبود حقیقی ہے اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت جائز نہیں۔ عبادت کا مدار ہے حسن و احسان پر۔ پھر یہ دونوں باتیں بدرجہ کامل کس میں موجود ہیں۔ اللہ ہی میں۔ احسان دیکھ لو تم کچھ نہ تھے تم کو اس نے بنایا۔ کیسا خوبصورت۔ تنومند اور دانشمند انسان بنا دیا۔ بچے تھے ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کیا۔ سانس لینے کو ہوا۔ پینے کو پانی۔ کھانے کو قسم قسم کی لطیف غذائیں۔ طرح طرح کے نفیس لباس۔ اور آسائش کے سامان کس نے دیئے؟ خدا نے!! میں کہتا ہوں کیا چیز ہے جو انسان کو فطرۃً مطلوب ہے اور اس نے نہیں دی۔ سچی بات یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسان اور افضال کو کوئی گن ہی نہیں سکتا۔ حسن دیکھو تو کیسا اکمل۔ ایک ناپاک قطرہ سے کیسی خوبصورت شکلیں بناتا ہے۔ کہ انسان محو ہو کر رہ جاتا ہے۔ پاخانہ سے کیسی سبز اور زمین خوش کن کونپل نکالتا ہے۔ انار کے دانے کس لطافت اور خوبی سے لگاتا ہے۔ ادھر دیکھو ادھر دیکھو آگے پیچھے دائیں بائیں۔ جدھر نظر اٹھاؤ گے اس کے حسن کا ہی نظارہ نظر آئے گا۔ اور یہ بالکل سچی بات پاؤ گے۔ (جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کر رہا ہے) ساری دنیا میں جس قدر مذاہب باطلہ ہیں انہیں دیکھو گے تو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے کسی اسم یا صفت کا انکار کیا ہے اور اسی انکار نے ان کو بطلان پر پہنچا دیا ہے۔ ایک بت پرست اگر خدا تعالیٰ کو علیم۔ خبیر۔ سمیع۔ بصیر۔ قادر جانتا ہے تو کیوں پتھر شجر۔ ہوا۔ سورج۔ چاند اور ارذل ترین چیزوں کے سامنے سجدہ کرتا اور اس کی استتی کرتا ہے۔ اور کوئی جواب نہیں ملتا تو یہی

باقی صفحہ 7 پر

چاہیئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ قریباً چھ سال سے بعارضہ فالج بیمار چلی آرہی ہیں۔ قوت گویائی سے محروم ہیں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں۔ کھانے پینے کے اوقات مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ چمچ سے کھلا پلا دیا جاتا ہے۔ اس حالت میں بھی وہ گھر کی رونق ہیں۔ عزیز و اقارب ملنے آتے ہیں۔ ان کی دعاؤں اور بیمار پرسی سے اطمینان حاصل ہوتا ہے ہمارے پیارے امام بھی ہر خط میں دعائیں تحریر فرماتے ہیں جو مزید اطمینان قلب کا باعث ہوتی ہیں۔ اکثر بھائی بہن مجھ سے عند الملاقات سب سے پہلے اہلیہ کی بیمار پرسی کرتے ہیں اس لئے یہ چند سطور سب کی آگاہی کے لئے لکھی جا رہی ہیں مزید دعاؤں کی عاجزانہ درخواست کے ساتھ۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں عامر شہزاد صاحب ابن مکرم میاں محمد صدیق صاحب زعیم انصار اللہ دار النصر غربی الف ربوہ مورخہ 13- اگست 1997ء کو سرگودھا ایکسپریس کے ذریعہ لاہور سے ربوہ آتے ہوئے ساہیانوالہ ریلوے اسٹیشن کے قریب پاؤں پھسلنے سے گاڑی سے نیچے گر کر بعمر 22 سال وفات پا گئے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں اگلے روز محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر محلہ دار النصر غربی ربوہ نے بیت اقبال میں عصر کے بعد جنازہ پڑھایا۔ اور قبرستان عام قطعہ نمبر 1 میں تدفین ہونے پر آپ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

یاد رہے کہ ستمبر 1990ء میں موصوف کے بڑے بھائی میاں سجاد' احمد نگر سے ربوہ آتے ہوئے موٹر سائیکل کے حادثہ میں بعمر 20 سال وفات پا گئے تھے۔ ان کے والدین کے لئے یہ شدید صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور ان دونوں بھائیوں کے درجات بلند فرمائے۔

ولادت

○ مکرم نعیم احمد صاحب ابن ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف کوئٹہ کو خدا کے فضل سے مورخہ 11- جون کو بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود کا نام شہزاد احمد خان تجویز ہوا ہے۔ نومولود ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب کا پڑپوتا اور مکرم عبد القدیر شاہد صاحب آف کینیڈا کا نواسہ ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

18- ظہور 1376 ہش   18- اگست 1997ء

پارس پتھر

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے دور امامت کی برکتوں میں سے ایک بہت اور نمایاں حیثیت کی حامل جو چیز ہے وہ حضرت صاحب کی مجلس عرفان ہے اس کو دوسرے معنوں میں مجلس سوال و جواب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ محفل اپنے روحانی لطف و مسرت اور عمومی دلچسپی کے لحاظ سے ہمیشہ ایک غیر معمولی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ پاکستان میں قیام کے دوران یہ محافل اردو میں ہوا کرتی تھیں۔ اور تقریب میں آنے والے مہمان اور دیگر احمدی احباب بھی سوال و جواب کیا کرتے تھے۔ لندن جانے کے بعد اس محفل نے ایک نیا اور حیران کن موڑ موڑا اور اس محفل کی زبان انگریزی ہو گئی اور سوال و جواب کرنے والے برطانوی احمدی اور برطانیہ کے غیر از جماعت مرد و زن ہو گئے۔ اس مرحلے پر یہ مجلس عرفان انگلینڈ کے احمدیوں کی تربیت کا ایک بہت موثر ذریعہ بن گئی۔ خصوصیت سے انگلستان کی نوجوان نسل کے ذہن میں جو سوالات تھے ان کا شافی و کافی جواب پہلی بار ان کو میسر آنا شروع ہوا۔ یہاں پر سوال و جواب کی کیفیت اور ماحول بدل کر رہ گیا۔ پاکستان کے رہنے والے احمدیوں کے ذہنوں میں کبھی وہ سوال نہ آئے تھے جو لندن میں کئی سال جاری رہنے والی مجالس عرفان میں پوچھے جاتے رہے۔ حتیٰ کہ بار بار کی مجالس کے بعد دلوں سے شکوک و شبہات مٹ گئے اور انگلستان کی جماعت تربیت کے اس اعلیٰ مقام پر جا کر کھڑی ہو گئی کہ وہ امام جماعت احمدیہ کا دست و بازو بننے کی اہل ہو گئی۔ فی الحقیقت لندن کی ان مجالس نے برطانیہ کی جماعت کے افراد اور خواتین کے ذہنوں میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کر دیں۔

حضرت صاحب کے لندن میں قیام پذیر ہونے کے بعد آپ کے یورپ، امریکہ اور کینیڈا وغیرہ یورپی ممالک کے دوروں میں اضافہ ہو گیا۔ غیر از جماعت اور غیر مسلم طبقہ بڑی تعداد میں ان محافل میں شامل ہونے لگ گیا۔ ان مجالس میں حضرت صاحب کی مجالس میں فرمائی گئی باتوں کو عام لوگوں تک پہنچانے کے لئے تراجم کا سلسلہ شروع ہو گیا چنانچہ جرمن، فرنچ، ڈچ، البانین، بوسنین اور رومانش زبانوں وغیرہ کے مترجمین کے ذریعے دنیا کی کئی قوموں کے افراد سوال و جواب کی محافل میں آنے لگے۔ اور یوں اس اعتبار سے یہ مجالس عرفان بین الاقوامی حیثیت اختیار کرتی چلی گئیں۔

خاص قابل غور بات یہ ہے کہ اس قسم کی درجنوں بیسیوں نہیں بلکہ بلا مبالغہ سینکڑوں مجالس عرفان منعقد ہو چکی ہیں۔ مگر کسی ایک سوال کے جواب میں بھی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اس سوال کا جواب نہیں دے سکتے۔ یا یہ کہ یہ سوال میرے علم سے باہر ہے۔ کبھی کسی سوال پر حضرت صاحب نے "نو کمنٹ" کا لفظ بھی نہیں فرمایا۔ حالانکہ پریس کانفرنسوں میں یہ پریس کانفرنس کرنے والے کا حق ہے کہ وہ کسی بھی سوال کا جواب دینے سے انکار کر دے۔ اور اس پر کوئی بھی شخص معترض نہیں ہوتا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کو اللہ تعالیٰ نے علم کا وہ وسیع خزانہ اور عظیم سمندر عطا فرمایا ہے کہ ہر سوال کا جواب اس میں سے نکل آتا ہے۔ پھر یہ بھی کہ ہر جواب اتنا موثر، مدلل اور تسلی کرنے والا ہوتا ہے کہ ہر شخص کو گویا اس کے من کی مراد مل جاتی ہے۔ سوال کرنے والا خواہ جرمن ہو یا فرنچ، ڈچ ہو یا انگریز، امریکن ہو یا بوسنین، پاکستانی ہو یا ہندوستانی، اس کی سوچ اور فکر کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے ذہن میں کیسا ہی کوئی الٹا سوال کیوں نہ آیا ہو۔ خدا کے مقرر کردہ امام جماعت الرابع کی زبردست ذہانت فوراً مخاطب کے سوال کا ٹھوس اور مدلل جواب پیش کر دیتی ہے۔ کسی سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے توقف نہیں فرمایا۔ کبھی مہلت نہیں مانگی۔ کبھی کسی جواب کو کل پر منتقل نہیں کیا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے دور امامت کے شہکاروں میں بلاشبہ یہ محافل عرفان ایک یادگار اور نمایاں مقام رکھتی ہیں۔

پھر ان محافل میں حضرت صاحب کی محبت و شفقت کے نظارے بھی عجیب لطف دیتے ہیں۔ چند سال قبل ایک غیر ملکی بڑھ بڑھ کر بلکہ بدتمیزی کے ساتھ سوالات کر رہا تھا اور حضرت صاحب بڑے تحمل اور صبر سے اس کو جواب دے رہے تھے۔ ماحول میں ایک قسم کی کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ حاضرین بھی اس شخص سے بیزار نظر آ رہے تھے۔ درحقیقت وہ شخص ناقابل برداشت لہجہ اختیار کر رہا تھا۔ لیکن حاضرین کی حیرانی کی انتہا نہ رہی جب محفل کے اختتام پر حضرت صاحب اپنی نشست سے اٹھے اور سب سے پہلے کھلے بازوؤں کے ساتھ اسی شخص کو سینے سے لگا لیا جس نے بدتمیزی کی گویا انتہا کر دی تھی۔ یہ نظارہ دیکھ کر غیر از جماعت یورپین مرد و زن میں حیرت و استعجاب کی ایک خوشگوار لہر دوڑ گئی اور ماحول یکایک محبت اور مسرت سے بھر گیا۔

گذشتہ روز جلسہ سالانہ جرمنی 1997ء کے پہلے روز اردو میں ہونے والی مجلس عرفان میں ایک احمدی نوجوان کے ساتھ لطف و مسرت کا ایک نادر واقعہ پیش آیا۔ یہ نوجوان جب سوال کرنے آیا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ صرف ایک سوال کریں۔ اس احمدی نوجوان نے اطاعت کا مظاہرہ کیا اور ایک سوال کے بعد چلا گیا۔ لیکن بعد میں آنے والے ایسا طریق اختیار کرتے گئے کہ حضرت صاحب نے کئی افراد کے ایک سے زیادہ سوالوں کے جواب عطا فرمائے۔ اس پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا محبت بھرا دل اپنے اس نوجوان خادم کی محبت میں تڑپ اٹھا۔ آپ نے فرمایا اب سب لوگ دو دو سوال کر رہے ہیں تو جس نوجوان کو میں نے دوسرا سوال کرنے سے روک دیا تھا پہلے وہ آجائیں اور دوسرا سوال کریں۔ وہ نوجوان جلدی سے خوشی و مسرت سے سرشار ہو کر اٹھے اور سوال کرنے آ گئے۔ مگر پیارے آقا کی محبت و شفقت کے مظاہرے سے ان کا گلا رندھ گیا تھا۔ ان سے سوال کے الفاظ بولے نہ جا رہے تھے۔ پیارے محبوب کی محبت کا بے خطا تیر سیدھا دل کی گہرائیوں میں اتر گیا تھا۔

یہ محبوب آقا ہم سب احمدیوں کی سب سے قیمتی دولت ہے۔ یہ محبت کا سمندر ہے، پیار کا نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ اس کی محبت بھری نظر جس پر پڑی وہ دنیا جہان کی دولتوں کا وارث ٹھہر گیا۔ یہ آج کے دور کا پارس پتھر ہے یہ جس سے چھو گیا وہ سونا بن گیا۔

اے احباب جماعت! روحانیت کے اس سمندر سے اپنی پیاس بجھانے میں کبھی سستی نہ کرنا!

غیر جو دیتے ہیں مجھ کو مجھ سے لے لیں شوق سے
جو خدا دیتا ہے اس پر ہاتھ پڑ سکتا نہیں
لوگ جو اچھا برا کہتے ہیں کہنے دو انہیں
میں کسی صورت کسی کے ساتھ لڑ سکتا نہیں
میں حریفوں سے ہمیشہ مات کھائی ہے کہ میں
گاہے گاہے اپنی باتوں پر بھی اڑ سکتا نہیں

ابو الاقبال

ذکیہ اہلیہ مرزا محمد صادق- کوئٹہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب جسمانی ڈاکٹر ہی نہیں تھے۔ بلکہ مکمل روحانی ڈاکٹر بھی تھے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کا ایک ایمان افروز واقعہ پیش کرتی ہوں یہ مجھے میرے میاں مرزا محمد صادق نے بیان فرمایا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ 1937ء/1938ء میں میں انگریزوں کے زمانہ میں ملٹری میں کمینکل ٹرانسپورٹ کوئٹہ میں ملازم تھا اور محکمہ کی طرف سے سرکاری موٹروں کو پٹرول دینے پر میری ڈیوٹی تھی۔

ایک دن علی الصبح میں گاڑیوں کو پٹرول دینے کے لئے پمپ پر جو کھڑا ہوا تو میری داہنی آنکھ میں معمولی سی تکلیف محسوس ہوئی چونکہ آنکھ کا معاملہ تھا۔ میں دوسرے دن ملٹری ہسپتال کوئٹہ آنکھوں کے وارڈ میں داخل ہو گیا۔ ہسپتال میں ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد میرا علاج شروع کر دیا۔ مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ کئی ایک ہاسپٹل کے ڈاکٹروں نے مجھے دیکھا اور رائے قائم کی کہ میری آنکھ میں ٹیومر ہے۔ اور یہ آنکھ نکلوانی پڑے گی۔

چنانچہ ہسپتال والوں نے میرے کمپنی کمانڈر کو مطلع کر دیا۔ میرے کمپنی کمانڈر مسٹر پیرٹ ایک عیسائی مذہب کے بہت حلیم طبیعت رکھنے والے تھے جو بہت اچھی طرح اردو بولتے تھے۔ اور میرے ساتھ اکثر مذہبی گفتگو کرتے رہتے تھے۔ اور میرے ساتھ بہت محبت رکھتے تھے۔

دوسرے ہی روز ملٹری ہاسپٹل کوئٹہ میں آئے مجھ سے ملے۔ اور میرے متعلق ڈاکٹروں سے دریافت کرنے کے بعد مجھے اپنی کار میں بیٹھا کر مشن ہسپتال کوئٹہ کے انچارج ڈاکٹر سرہنری ہالینڈ آئی سپیشلسٹ جو کہ بہت ہی مشہور اور تجربہ کار ماہر آنکھوں کے ڈاکٹر تھے۔ ان سے معائنہ کروانے لئے لے گئے۔ چنانچہ انہوں نے بھی کافی غور و غوض کے بعد ڈاکٹروں کی رائے سے اتفاق کیا۔ اسی طرح انہی دنوں شملہ سے ایک D.S.N.T بریگیڈئر انچارج جملہ ہسپتالوں کا جو کہ ملٹری ہسپتال کوئٹہ کے معائینہ کے لئے آیا تھا۔ ڈاکٹر انچارج امراض چشم مسٹر کیپٹن بالٹرا جو کہ ایک مدراسی ڈاکٹر تھے۔ اور میرے معالج تھے۔ اس نے بریگیڈیر صاحب سے میرا ذکر کیا۔ اور مجھے معائنہ کے لئے طلب کیا گیا چنانچہ بریگیڈئر صاحب نے بھی میرے معائنہ کے بعد یہی رائے دی۔ کہ آنکھ فوراً نکلوا دی جائے انہوں نے مجھے سمجھایا کہ دیکھو مسٹر۔ اگر میری آنکھ ہو تو میں فوراً ایک منٹ کے اندر اندر نکلوا دوں۔ مگر میں نے آنکھ نکلوانے سے انکار کر دیا۔ اس پر میرے معالج مسٹر بالٹرا نے مجھے سختی سے کہا کہ مسٹر آنکھ نکلوا دو ورنہ تم چھ ماہ کے اندر مرجاؤ گے۔ مجھے کچھ ایسا یقین تھا کہ میں نے انہیں جواباً کہا مسٹر بالٹرا میں آنکھ کی وجہ سے نہیں مرتا چھ ماہ چھوڑیں اللہ نے چاہا تو 6 سال کے بعد بلکہ بفضل خدا 16 سال کے بعد تمہیں سلام کروں گا۔

یہ بات میں نے کہنے کو تو کہہ دی مگر میں بے حد پریشان تھا۔ دعائیں کرتا رہا۔ خدا کی قدرت میں ہسپتال سے فارغ ہو کر واپس لائن میں آ گیا۔ اور بعد ازاں ڈسچارج لے لیا اس کے بعد میرے ایک احمدی دوست نے کہا۔ کہ حضرت میر صاحب کو دکھائیں۔ میں قادیان گیا۔ سارا واقعہ حضرت میر صاحب کو بتایا۔ انہوں نے معائنہ کیا۔ اور بڑی شفقت سے مجھے فرمایا آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں۔ فرمانے لگے اسی طرح رہنے دیں۔ ڈاکٹروں کی ایسی ہی باتیں ہوتی ہیں۔ خدا کی اور بات ہوتی ہے۔ اس کے بعد لمبے عرصے کے بعد میں ایک دن کسی دوست کو کوئٹہ اسٹیشن پر لینے گیا ہوا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہی ڈاکٹر بالٹرا ٹرین سے اتر رہے ہیں۔ وہ دوبارہ تبدیل ہو کر آئے تھے۔ میں نے ان کو جا کر سلام کیا اور کہا آپ نے مجھے پہچانا۔ انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا میں وہی ہوں جس کو آپ نے کہا تھا۔ کہ آنکھ کی وجہ سے آپ چھ ماہ تک زندہ نہیں رہیں گے۔ آج بفضل خدا میں 16 سال کے بعد آپ کو مل رہا ہوں۔ اور مجھے کوئی تکلیف نہیں وہ ڈاکٹر بہت حیران ہوا اور کہا خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

خاکسار عرض کرتی ہے کہ میرے میاں نے اس کے بعد بفضل خدا 1947ء میں پارٹیشن کے وقت 6 ماہ درویشانہ زندگی گزاری تاریخ احمدیت جلد دہم میں ان کا نام درج ہے 1981ء اگست میں وفات پائی بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کے سایہ تلے رکھے۔ بہت ہی اوصاف تھے ان میں مجھے اپنی زندگی میں یاد ہی نہیں کہ کبھی جمعہ چھوڑا ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔

گناہ سے بچنے کا ایک ذریعہ موت کو یاد رکھنا ہے

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا۔ میں نے بتلایا ہے کہ گناہ غیر اللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے۔ اور خدائے تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے۔ کیونکہ اس سے محبت الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مبشر احمد محمود- ایم اے

وہی جلسے، وہی رونق، وہی بزم آرائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ دسمبر نہیں جولائی تھا۔ سردیوں کی بجائے شدید گرمی اور حبس کا موسم تھا۔ فضا میں کسیر کی خوشبو بھی نہیں بکھری تھی اور اس خوشبو کو لانے والے اونٹوں کی گھنٹیوں کا نغمہ بھی نہیں گونجا تھا۔ کھلے میدانوں میں شامیانوں اور خیموں کے رنگ بھی نہیں چھپے تھے اور چھوٹے چھوٹے عارضی غسل خانوں کی قطاریں بھی کہیں نظر نہیں آ رہی تھیں۔ مہمانوں اور ان کے گول مول سے لپٹے ہوئے بستروں سے بھری ہوئی بسیں بھی کہیں نہیں تھیں اور ان کے لئے بلند کئے جانے والے استقبالیہ نعرے بھی سنائی نہیں دے رہے تھے۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے ایک کونہ میں "معلومات و گم شدہ اشیاء" کا دفتر بھی قائم نہیں ہوا تھا اور وہاں سے نظمیں اور اپنے بچوں اور سامان کی خاص حفاظت کرنے کے اعلانات بھی نہیں گونج رہے تھے۔ گول بازار کے سب سے نمایاں کارنر پر "شیزان" کا بہت بڑا سٹال بھی ایستادہ نہ تھا اور عارضی طور پر بنائے گئے وہ بڑے بڑے ریستوران بھی موجود نہ تھے جن کے دروازوں پر گرز اٹھائے ہوئے نامور پہلوانوں کی بڑی بڑی تصاویر آویزاں ہوا کرتی تھیں، اور اسی طرح کے ایک بڑے بورڈ پر محمد علی کلے کی تصویر کے نیچے جلی لفظوں میں لکھا ہوتا تھا۔

"مسلمان ہوں مجھے کوئی نہیں ہرا سکتا"

سڑکوں کے کنارے کنوؤں اور مالٹوں کے ڈھیر بھی موجود نہ تھے اور سرما کے خشک میووں سے لدی ہوئی ریڑھیاں بھی کہیں دکھائی نہیں دیتی تھیں۔ ربوہ بھر میں پھیلے ہوئے لنگر خانوں کے اندر سے جلسہ کے کھانوں کی مخصوص اشتہاء انگیز خوشبو بھی نہیں اٹھ رہی تھی اور باہر ہاتھوں میں بالٹیاں اور "پونے" لے کر کھڑے ہوئے خوش بخت میزبانوں کی لمبی قطاریں بھی نظر نہیں آ رہی تھیں۔ دفتر جلسہ سالانہ کے صحن میں ڈیوٹیوں کے افتتاح کی دعائیہ تقریب بھی نہیں ہوئی تھی اور بے شمار روشن چہروں والے نوجوانوں کے کندھوں پر اپنی اپنی مفوضہ خدمت سے متعلقہ "بلے" بھی دکھائی نہیں دیتے تھے۔ بیت اقصیٰ کے سامنے وسیع و عریض جلسہ گاہ میں مردوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بھی موجزن نہیں تھا اور خلافت لائبریری کے عقب میں زنانہ جلسہ گاہ سے مستورات اور بچوں کا خوشگوار شور بھی سنائی نہیں دے رہا تھا۔

لیکن اس کے باوجود سارے پاکستان کے احمدیوں نے اور خصوصی طور پر ہم اہل ربوہ نے 25، 26 اور 27 تاریخ کو جلسہ منایا اور وہ بھی ایسا بھرپور عالمگیر جلسہ کہ چند سال قبل تک اس کا تصور کرنا بھی ہمارے لئے ممکن نہیں تھا۔ یہ درست ہے کہ ہمارے گردو پیش ظاہری آنکھ سے نظر آنے والے مناظر پہلے جیسے نہ تھے مگر بخدا ہمارے دلوں کی سماعت اور روحوں کی بصارت نے پہلے سے بھی کہیں بڑھ کر روح پرور نظارے دیکھے اور وجد آفریں فرمودات سنے۔ سارے ربوہ کا وہی موسم تھا اور ہر گھر کا وہی ماحول تھا۔ ایک بڑی جلسہ گاہ تو نہیں تھی مگر ربوہ کی ہر بیت میں اور کئی گھروں میں چھوٹی چھوٹی جلسہ گاہیں قائم تھیں۔ پہلے صرف ایک جگہ سے دینی نعرے گونجا کرتے تھے۔ اب ہر گھر سے بلکہ ہر دل سے یہی فلک شگاف نعرے سنائی دے رہے تھے۔ یہ جشن حمد و شکر اگرچہ صرف تین روزہ تھا مگر اس کے لئے تیاریاں کئی روز سے جاری تھیں۔ مردوں نے اپنے انتہائی ضروری کام بھی ملتوی کر دیئے تھے جبکہ خواتین نے بھی خصوصی اہتمام کے ساتھ اپنے اپنے گھروں میں چھوٹے چھوٹے لنگر خانے بسا لئے تھے۔ گویا سات آٹھ لنگر خانے بند ہوئے تو ان کی جگہ سینکڑوں کھل گئے تھے جہاں کھانے پکائے اور مل بیٹھ کر کھائے جا رہے تھے۔ مصافحے اور معانقے ہو رہے تھے۔ مٹھائیاں تقسیم ہو رہی تھیں۔ محبتیں وصول کی جا رہی تھیں۔ مبارکبادیں دی جا رہی تھیں۔ بازار ویران تھے اور گھر آباد تھے۔ ہر طرف پیارے آقا کے فرمودہ اس شعر کی تشریح خوشبو کی طرح پھیلی ہوئی تھی۔

وہی جلسے، وہی رونق، وہی بزم آرائی
ایک تم ہی نہیں مہمان تو سارے ہیں وہی

اہل ربوہ و پاکستان نے اپنے حوالہ سے "ایک تم ہی نہیں" کا جو دکھ محسوس کیا کرتے تھے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے معجزہ نے تو اب اس کرب کو بھی کسی حد تک بھلا دیا تھا۔ ڈشوں میں اترنے والا یہ روحانی مائدہ ہر فرد میں برابر بانٹا جا رہا تھا۔ شوق کا عالم یہ تھا کہ شاید ہی کوئی صاحب توفیق ایسا بچا ہو گا جس نے جلسہ سے قبل ڈش نہ لگوالی ہو۔ اور جو بوجوہ اس سے محروم تھے انہیں ان کے عزیزوں و اقارب نے بہت پہلے ہی ان تین دنوں کی دعوت دے دی تھی۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے محبوب آقا کو اتنے قریب سے دیکھ اور سن رہا تھا جو پہلے جلسوں میں عملاً ممکن ہی نہ تھا۔ وہی کیفیت تھی وہی وجد و کیف تھا، وہی خوشیاں تھیں، وہی دلوں کی وارفتگی تھی، وہی روحوں کا اتصال تھا۔

ہمارے جلسے دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں یکساں مقاصد اور یکساں اطوار و آداب رکھتے ہیں۔ ہم نے ہزاروں میل کے فاصلہ پر بیٹھے ہوئے بھی ان تمام پاکیزہ مقاصد کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا۔ اس جلسہ کی غیر معمولی حاضری، 153 ممالک میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے قیام 915 نئی بیوت الذکر کے اضافہ اور صرف 365 دنوں میں دنیا بھر سے تیس لاکھ سے زیادہ نفوس کے حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی عظیم الشان خوشخبریاں سننے کے بعد ہر دل خدائے قادر و توانا کی حمد سے زرخیز اور ہر آنکھ تشکر کے آنسوؤں سے لبریز تھی۔

کیا کسی میں تاب ہے کہ ہم سے ہماری ان خوشیوں کو چھین سکے۔ کیا اب کسی کی مجال ہے کہ اس "صدائے فقیرانہ حق آشنا" کو محدود کرنے یا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زاہدہ خانم- ربوہ

الفضل کی قدر و قیمت

روزنامہ الفضل جماعت احمدیہ کا وہ واحد روزانہ شائع ہونے والا اخبار ہے جسے باقاعدہ زیر مطالعہ رکھنے والا ہر احمدی نفس امارہ کی کئی بدیوں سے بچ کر روحانی سرور حاصل کر سکتا ہے۔ یہ ہمارا علمی۔ تربیتی ادبی اور خالصتاً مذہبی شمارہ ہے جس سے ہم جماعت احمدیہ کی تنظیم سے عالمی رابطہ رکھ سکتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر مرکز کے ساتھ وابستہ اہم دینی اور ملکی خبروں سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ۔ گزشتہ ائمہ کے زریں اقتباسات۔ افکار عالیہ۔ تلقین عمل اور دیگر اخبار میں شائع ہونے والے جید علماء کرام کے انتہائی گہرے مطالعہ پر مبنی معلوماتی مضامین سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ الفضل کی اہمیت اور اس کی قدر و قیمت کا اندازہ حضرت امام الثانی کے اس دردناک اقتباس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جو آپ نے الفضل کے اجراء کے موقع پر 1913ء میں فرمایا۔ حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ نے الفضل کے اجراء کے لئے اپنا زیور پیش کر دیا تھا حضرت امام الثانی آپ کی اس جماعتی اور دینی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں (-) تحریک کی (-) الفضل اپنے ساتھ میری بے بسی اور میری بیوی کی اس قربانی کو ہمیشہ تازہ رکھے گا۔ اس حسن سلوک نے نہ صرف مجھے ہاتھ دیئے جن سے میں دین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا اور میرے لئے زندگی کا نیا ورق الٹ دیا بلکہ ساری جماعت کے لئے بھی زندگی کا ایک بہت بڑا سبب پیدا کر دیا۔ پھر فرماتے ہیں۔

"میں حیران ہوتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ یہ سامان پیدا نہ کرتا تو میں کیا کرتا۔ اور میرے لئے خدمت کا کون سا دروازہ کھولا جاتا۔ اور جماعت میں روز مرہ بڑھنے والا فتنہ کس طرح دور کیا جاتا"

الفضل اخبار کو کئی کٹھن مراحل اور مشکلات سے بھی گزرنا پڑا۔ تین مرتبہ اس کو بندش سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ آج ہمارا یہ بابرکت روزنامہ بآسانی ہمارے گھروں میں علی الصبح ہی روحانی زندگی بیدار کرنے کے لئے پہنچ جاتا ہے۔ الفضل اخبار وہ واحد روحانی نہر ہے جس سے ہر احمدی روزانہ سیراب ہو سکتا ہے۔ پھر اس کی اشاعت میں کتنے باہمت علماء اور کارکن دن رات کوشاں رہتے ہیں اور اس کا ہر مضمون اس قدر مؤثر اور دلنشیں ہوتا ہے کہ بلاشبہ اس کی مثال ان انواع و اقسام کے لذیز کھانوں سے دی جا سکتی ہے جو کسی دعوت خاص میں کسی بڑے ڈائننگ ٹیبل پر لگے ہوں اور کھانے والے کو سمجھ نہ آئے کون سا کھانا پہلے تناول کرے بالکل اسی طرح جب یہ پیارا الفضل سامنے آتا ہے سمجھ نہیں آتی کون سا مضمون پہلے پڑھا جائے۔ اس ساری لذت میں ہمارے الفضل اخبار کے ایڈیٹر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب بھی مبارکباد کے مستحق ہیں جن کی کاوشوں نے اس اخبار کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ لیکن یہ اخبار اکثر گھروں میں ابھی تک جاری نہیں ہوا۔ افادیت کے لحاظ سے اس کی قیمت بے حد کم ہے۔ اور مالی لحاظ سے کمزور ہونے کا اس میں بالکل دخل نہیں ہے۔ ضرورت صرف دینی لگن اور جذبہ کی ہے۔ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے بڑے بڑے مالی فراخی والے گھروں میں بھی یہ اخبار جاری نہیں ہے اور بعض کمزور مالی حالات رکھنے والوں نے جماعت سے دلی وابستگی اور جذبہ کی خاطر اس روزنامہ کو کسی حالت میں بھی بند نہیں کیا۔

ایک مثال قابل ذکر ہے جو ساز گار حالات رکھنے والے افراد کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔ ہمارے محلہ میں ایک انتہائی مخلص لیکن کم تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود الفضل کی قدر و قیمت جاننے والی خاتون تھیں۔ چند سال قبل وہ وفات پا چکی ہیں۔ ایک دفعہ میں ان کے گھر گئی ان کے میاں وفات پا چکے تھے میں نے کسی مقصد کی خاطر ان سے پوچھا کیا آپ نے الفضل اخبار اب بند کروا دیا ہے فوراً بولیں "اللہ نہ کرے جو میں الفضل بند کرواؤں یہی تو بچوں کی بہترین تربیت کا اب میرے پاس واحد ذریعہ ہے۔ میاں وفات پا گئے ہیں مالی حالت کچھ ٹھیک نہیں ہیں پھر بھی میں نے الفضل اخبار والے سے کہہ دیا ہے اخبار ہرگز بند نہ کرنا جب بھی میرے پاس رقم خدا نے دی سارا بل اکٹھا ادا کر دوں گی۔ پھر انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں بتایا اب خدا نے مجھے مالی فراخی دی ہے تو میرے خدا نے مجھے کئی ماہ کا بل یکمشت ادا کرنے کی توفیق دی ہے۔"

آفرین ہے اس عورت کے جذبہ پر اور خدا کے فضل سے ان کی ساری اولاد ہی بے حد فدائی احمدی اور اعلیٰ تربیت یافتہ ہے۔ خدا کرے یہ دینی جذبہ ہر احمدی کے دل میں جاگزیں ہو جائے اور جو افراد اس اخبار سے محروم ہیں وہ بھی جلد از جلد اس کو اپنے اپنے گھروں میں جاری کریں کیونکہ یہ امام الثانی کی دردناک دعاؤں اور سیدہ ام ناصر صاحبہ کی قربانیوں کا شیریں ثمر ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی الفضل 19۔ جون 1913ء کے شمارہ میں الفضل کے اغراض و مقاصد کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "خدا کا نام اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اسی سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے میں الفضل جاری کرتا ہوں۔ میرے حقیقی مالک میرے متولی تجھے علم ہے کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے۔ میرے مولیٰ ایک مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے۔ اس میں برکت دے۔ اور اسے کامیاب کر۔ مختصراً یہی کہتا ہوں کہ الفضل کے جو اغراض و مقاصد ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے توفیق دے۔"

یاد رہے حضرت امام جماعت الاول کے دور امامت میں جون 1913ء میں الفضل قادیان سے جاری ہوا۔ حضرت امام الثانی کی دعاؤں پر مبنی ارشادات پڑھنے کے بعد ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس اخبار کو جلد از جلد اپنے گھروں میں جاری کریں کیونکہ یہ اخبار حضرت امام الثانی کے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی اہم آواز ہے اور جو احباب اس کے خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ دوسرے گھروں سے لے کر اس کا باقاعدہ مطالعہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں الفضل کی قدر و قیمت سمجھنے اور اس کے باقاعدہ مطالعہ کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

آپ کا خط ملا

محترم نذیر احمد خادم صاحب کمھی والا ضلع بہاولنگر سے لکھتے ہیں۔

الفضل 4۔ اگست 1997ء میں حضرت مولانا ابو العطاء (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات ہر آن بلند فرمائے) کا ذکر خیر پڑھا۔ حضرت مولانا موصوف کا شمار علماء کی اس صف میں ہوتا ہے جن کی موت ایک عالم کی موت قرار دی جا سکتی ہے۔ آپ نے ساری زندگی دامے درمے قدمے سخنے دین کی خدمت میں گزار دی خاکسار مرکز میں حاضر ہوتا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی پوری کوشش کرتا۔ عند الملاقات آپ کی شفقت اور خندہ پیشانی سے ملنے کے انداز سے دل طمانیت و سکون سے بھر جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ سے بار بار ملنے کو جی چاہتا۔ آپ کے وجود میں یہ کشش اور جاذبیت ہر ملنے والا محسوس کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اعلیٰ درجہ کا ظرف اور وسعت حوصلہ عطا فرمائی ہوئی تھی۔ ایک روز جبکہ میں آپ کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا ایک غیر از جماعت عالم دین تشریف لائے۔ حضرت مولانا نے ان کا اور ان کے ساتھی کا بہت ہی پر تپاک رنگ میں خیر مقدم کیا انہیں بٹھایا پھر خود تشریف فرما ہوئے۔ ان مولانا صاحب نے ایک مسئلہ پر گفتگو کے دوران جو تیز و تند اور نامناسب رویہ اختیار کیا، کوئی اور ہوتا تو آپے سے باہر ہو جاتا مگر حضرت مولانا ممدوح تھے کہ کوہ وقار بنے کمال حوصلے سے ساتھ شیریں بیانی سے کام لیتے ہوئے اپنے دلائل پیش فرماتے رہے اور ایک لمحہ کے لئے بھی ضبط نفس اور حوصلہ کا دامن نہ چھوڑا۔

میں گاہے گاہے آپ کی خدمت میں خط لکھتا رہتا تھا۔ میں آپ کی اس خوبی اور عمدہ وصف کا ذاتی گواہ ہوں کہ میرے ہر خط کا جواب اپنے ہاتھ سے تحریر فرماتے۔ آپ کی متعدد کتب میں سے تفہیمات ربانیہ جیسی عظیم و ضخیم کتاب سے قیامت تک فرزندان احمدیت استفادہ فرماتے رہیں گے۔ آپ کا ماہنامہ "الفرقان" ایک بلند پایہ علمی سرمایہ ہے جس کی اشاعت گو جاری نہ رہ سکی مگر اس کے علمی و تحقیقی مضامین سے آنے والی نسلیں بہت فائدہ اٹھائیں گی۔ آپ اس ماہنامہ کے بعض خاص نمبر بھی نکالا کرتے تھے مثلاً "درویشان قادیان نمبر" "کلام الٰہی نمبر" "حضرت مرزا بشیر احمد نمبر" "محترم ملک عبد الرحمان خادم سے منسوب و معنون نمبر آپ نے نکالے۔ ایک بار خاکسار نے سندھ سے جب میں قائد خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور تھا۔ آپ کی خدمت میں ایک خط کے ذریعہ درخواست کی کہ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عربی، فارسی اور اردو منظوم نعتیہ کلام پر مشتمل ایک نعت النبی ﷺ نمبر بھی شائع فرمایئے آپ نے میرا وہ خط "الفرقان جولائی 1975ء کے شمارہ میں شائع فرمایا۔ اور پھر اس کی بناء پر دسمبر 1975ء کے "الفرقان" کے سفید کاغذ پر "نعت النبی نمبر" شائع فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی شیریں جزا عطا فرمائے۔ "الفرقان" میں آپ سلسلہ وار کلام الٰہی کا بامحاورہ ترجمہ بھی شائع کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو یا آپ کی اولاد کو اسے کتابی شکل میں منصہ شہود پر لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الفرقان میں آپ کا ادارتی نوٹ اور وہ شذرات جو آپ اعتراضات کے جواب کے طور پر سپرد قلم فرماتے بہت ہی مدلل اور زور آور ہوتے اور موثر و دلنشین اتنے کہ قارئین کرام الفرقان کے ہر شمارہ کا بے تابی سے انتظار کرتے بلکہ سراپا انتظار بنے رہتے۔ میری ذاتی یادوں کے حوالہ سے ایک دو امور قابل ذکر ہیں ایک یہ کہ 1970ء میں جب حضرت مولانا کلام الٰہی کے ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد بھی تھے میں نے ہفتہ کلام الٰہی کی تاثیرات و برکات سے متاثر ہو کر ایک خط آپ کی خدمت میں لکھا۔ آپ نے میرا وہ خط الفضل میں بغرض اشاعت ارسال فرما دیا۔ جو 22 مارچ 1970ء کے الفضل کے صفحہ آخر پر شائع ہوا۔ الفرقان جیسے نہایت بلند پایہ مجلّہ میں آپ نے جو چند مضامین خاکسار کے بھی شائع فرمائے ان میں سے ایک "حضرت سلطان القلم کا شاندار لٹریچر" کے زیر عنوان ستمبر 1975ء کے پرچہ میں آپ نے شائع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آپ کی شفقت و محبت بھری یادوں کے چراغ میری طرح سینکڑوں ہزاروں لوگوں کے دلوں میں روشن ہیں اور یوں آپ ان سب کے دلوں میں زندہ ہیں۔ آپ کی زبان اور آپ کا قلم احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے شمشیر دو دم کی طرح چلتا رہا اور آپ کے اخلاق و اوصاف ہمیشہ بنی نوع انسان کے قلوب کی دنیا فتح کرتے رہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گلستان کے اس شیریں ثمر کی روح پر خدا ابدی رحمتوں کی بارش برساتا رہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت بروفات

محترم چوہدری عتیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

مجلس عاملہ مربیان و معلمین، صدران جماعت و دیگر نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی کا ایک خصوصی اجلاس بتاریخ 6- جولائی 1997ء مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب بھٹہ قائمقام امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی کی صدارت میں منعقد ہوا اجلاس میں حسب ذیل تعزیتی قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔

یہ تعزیتی اجلاس چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی کے المناک حادثہ وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر نسرین عتیق باجوہ سینئر میڈیکل آفیسر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال وہاڑی۔ ان کی والدہ محترمہ۔ ان کے بیٹے مکرم فرید عتیق باجوہ۔ مکرم نعیم عتیق باجوہ۔ مکرم خلیل عتیق باجوہ، بیٹی خولہ عتیق باجوہ اور ان کے اعزہ و اقربا کو اس سانحہ پر راضی برضا رہنے کا حوصلہ عطا کرے۔ اور الٰہی جماعت کے متبعین کی سی عالی ظرفی اور اور شان تحمل سے اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ "جان و مال کے نقصان کی آزمائش" اہل ایمان کا مقدر ہے اور ساتھ ہی انہیں مغفرت، رزق کریم اور اجر عظیم جیسے انعامات کی نوید بھی سنائی گئی ہے۔ بے شک باجوہ صاحب کی اصل زندگی کا آغاز اب ہوا ہے۔

یہی وہ زندگی ہے جس پہ مرتے ہیں خدا والے

محترم عتیق احمد باجوہ 19 جون 1997ء جمعرات کو تقریباً ساڑھے پانچ بجے شام وہاڑی سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع اپنی اراضی کی دیکھ بھال کے لئے جا رہے تھے کہ دو موٹر سائیکل سواروں نے آگے بڑھ کر ان کی گاڑی روک لی اور خود کار آتشیں اسلحہ سے گولیاں برسائیں۔ محترم باجوہ صاحب اور ان کا ڈرائیور شکور احمد صاحب موقعہ پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ محترم باجوہ صاحب کو اگلے روز ربوہ میں دفن کیا گیا۔

محترم چوہدری عتیق احمد باجوہ وہاڑی کے سینئر وکیل تھے۔ اپنی غیر جانب داری اور دیانت داری کے سبب سے بار ایسوسی ایشن وہاڑی میں خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کے ضابطہ وکالت میں ہمیشہ صداقت اور شرافت کو برتری حاصل رہی۔ کسی بے سہارا مستحق کی حمایت میں ڈٹ جانا ان کا وصف نمایاں تھا۔ آزمائش کی گھڑی آئی تو ثبات قدم میں کبھی لغزش نہ آئی، ان کی دردناک وفات اور راہ مولا میں جان فدا کرنا اس کا بین ثبوت ہے۔ ذاتی، جماعتی اور سیاسی تعلقات کی بناء پر ان کا حلقہ صرف احباب جماعت تک ہی محدود نہ تھا۔ موصوف اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ ان کے حلقہ اثر میں معززین شہر سیاسی رہنما اور مذہبی پیشوا بھی شامل تھے۔ تمام رشتے داروں، ہمسایوں اور دوستوں سے جو تعلق ایک بار قائم ہوا بڑے خلوص اور وفا کے ساتھ نبھایا۔

چوہدری عتیق احمد باجوہ ایک باوفا انسان مخلص احمدی اور فرض شناس امیر تھے، آپ عرصہ نو سال تک امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی کے منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ امام جماعت سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے امام وقت کے احکام پر خود بھی مستعدی سے عمل پیرا ہوتے اور احباب جماعت کو بھی یہی تلقین کرتے۔ دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ جہاں بھی جاتے ایک ہی جذبہ پیش نظر ہوتا کہ مخاطب کو کس طریق سے پیغام حق پہنچایا جا سکتا ہے اور ان کا یہ طریق اکثر واضح اور برملا ہوتا تھا۔

اس حادثہ جانکاہ کی خبر بلا تاخیر امریکہ "فیکس" کی گئی تو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اگلے روز امریکہ کے جلسہ سالانہ کے پہلے دن 20 جون کے خطبہ میں اس حادثہ پر اظہار افسوس کرتے ہوئے باجوہ صاحب کی جماعتی خدمات کا نہایت پیارے انداز میں ذکر کیا۔ حضرت صاحب کے ارشاد کا مفہوم یہ تھا کہ باجوہ صاحب بڑے مخلص دلیر مضبوط کردار اور جرات مند داعی الی اللہ تھے کچھ عرصہ پہلے میں نے انہیں لکھا کہ جماعت کو آپ جیسے بندگان اخلاص کی ضرورت ہے، میری خواہش ہے کہ آپ زندہ رہیں لیکن وہ ان اوصاف واہبہ کے ساتھ ساتھ باجوہ بھی تھے۔ فطری طور پر نڈر، بے خوف... فرمایا یہ خدا کی راہ میں جان کی قربانی جس پر ہم غم زدہ بھی ہوتے ہیں اور خوش بھی (راہ مولا میں) قربانی پیش کرنا طرہ امتیاز رہا ہے، ان (-) کی وجہ سے ذرہ برابر قدم پیچھے نہیں ہٹانا، ہمیں بہرحال آگے بڑھنا ہے۔

ربوہ سے مرکزی قائدین سلسلہ مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، مکرم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید، مکرم مرزا خورشید احمد صاحب مکرم مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان مکرم خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ مکرم شاہد احمد صاحب سعدی اور مکرم چوہدری محمود احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مع اہلیہ محترمہ شدید گرمی میں تکلیف اٹھا کر تعزیت کے لئے وہاڑی تشریف لائے اور سوگوار خاندان کے دکھ درد میں شریک ہوئے۔ انہوں نے جس محبت سے ہمدردی کا اظہار کیا ہمارے دلوں میں اس کی بڑی قدر ہے۔ ان کی آمد سے نہ صرف محترم باجوہ صاحب کے اہل خانہ بلکہ وہاڑی شہر اور ضلع کی جماعتوں کے سوگواران کو بھی بڑی تقویت میسر آئی اجلاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مرکزی قیادت کا شکر گزار ہے اللہ تعالیٰ ان سب دردمندان محبت کی دعائیں محترم باجوہ صاحب کے اہل خانہ کے حق میں قبول فرمائے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ درد دل رکھنے والے ان محسنین کو دنیا و آخرت میں بہترین جزا دے۔

(قائمقام امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی)

سائنسی معلومات

لقمان احمد طاہر

سٹار فش STAR FISH

سٹار فش ایک مشہور سمندری جاندار ہے جسے Sea Star بھی کہتے ہیں سائنس دانوں کی تقسیم کے مطابق اس کا شمار فائیلم ایکائنوڈرمیٹا (Phylum Echainoder mata) میں کیا جاتا ہے۔ یہ فائیلم سمندری جانداروں کی 6000 Species پر مشتمل ہے ان میں 1500 زندہ ہیں جب کہ باقی فاسلز (Fossils) کی صورت میں موجود ہیں۔ اس فائیلم کو 5 کلاسز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سٹار فش کا شمار اس فائیلم کی کلاس A Steroidea میں ہوتا ہے۔ سٹار فش سمندر کی تمام گہرائیوں میں پائی جاتی ہے لیکن اکثر یہ چٹانوں کے قریب موجود ہوتی ہیں۔ یہ اکیلے اکیلے اور گروہوں، دونوں صورتوں میں زندگی بسر کرتی ہیں۔

سٹار فش کا مرکزی حصہ گول ہوتا ہے اور اسے Disc یا Central Area کا نام دیا جاتا ہے۔ اس گول حصہ سے پانچ انگلی نما ابھار مختلف سمتوں میں باہر کی جانب ابھرے ہوتے ہیں ان کو Rays یا Arms کہا جاتا ہے۔ ان کی لمبائی Disc کے قطر سے دو یا تین گنا زیادہ ہوتی ہے اور ان کا آپس میں فاصلہ تقریباً برابر ہوتا ہے۔ Arms پر Tube feet موجود ہوتے ہیں۔ یہ Arms کے سرے پر واقع ہوتے ہیں۔ ان کا کام حرکت کرنے کے ساتھ شکار کر کے غذا کی ضروریات پورا کرنا بھی ہوتا ہے ایک منٹ کے دوران سٹار فش 15 سنٹی میٹر کا فاصلہ طے کرتی ہے اس کی حرکت بہت ہی آہستہ مگر مسلسل ہوتی ہے۔ سٹار فش میں حرکت کرنے کے لئے مڑنے اور جھکنے کی بہت زیادہ صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ دیکھنے میں اس کا رنگ پیلا، مالٹا نما یا بھورا ہوتا ہے اس کا سائز ایک یا دو سنٹی میٹر سے لے کر 65 سنٹی میٹر تک ہوتا ہے۔

سٹار فش کا منہ Disc کے درمیان بیرونی طرف ہوتا ہے۔ اس کا معدہ Digestive Enzymes اخراج کر کے حاصل شدہ خوراک کو اس قدر سادہ اجزاء میں تقسیم کر دیتا ہے کہ وہ باآسانی جزو بدن بن سکیں۔ اخراج کے لئے ایک بہت چھوٹا سوراخ Anus بعض صورتوں میں موجود ہوتا ہے لیکن اکثر یہ غائب ہوتا ہے۔ سٹار فش کی خوراک چھوٹے اور بڑے دونوں قسم کے جاندار ہوتے ہیں۔ اگر جاندار چھوٹے ہوں تو ان کو براہ راست منہ کے ذریعہ معدہ میں پہنچا دیا جاتا ہے جہاں وہ پیچیدہ سے سادہ ترین اجزاء میں تقسیم ہونے کے بعد جزو بدن بنتے ہیں۔ لیکن جب Mussel یا اس نوع کے جانداروں کا شکار کرنا ہو تو سٹار فش چھتری کی صورت اختیار کرتی ہے اس کا مرکزی حصہ Disc اوپر کی جانب چلا جاتا ہے اور Arms کی مدد سے ہر شکار کو گھیرے میں کرتی ہے اور ان کو اپنے جسم میں باآسانی داخل کرنے کے لئے جسم سے باہر ہی چھوٹے حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ اس کے بعد اسے معدے میں داخل کرتی ہے اور فالتو مواد کو Anus، جو کہ جسم سے باہر کی جانب [illegible]الا سوراخ ہوتا ہے کے ذریعہ خارج کر دیتی ہے۔ سٹار فش کی جلد پر چھوٹے چھوٹے خوردبینی سوراخ موجود ہوتے ہیں۔ اگر Anus موجود نہ ہو تو فالتو مواد Amoeboid Cells کے ذریعے ان سوراخوں سے خارج کر دیا جاتا ہے۔

سٹار فش کی جلد پر بیرونی اور اندرونی، دونوں طرف بال نما ابھار ہوتے ہیں جن کو Cilia کہا جاتا ہے باہر موجود Cilia پانی کو ایک لہر کی صورت میں Branchiae یا Dermal Gills پر پھینکتے ہیں۔ یہاں پانی میں حل شدہ آکسیجن جذب کی جاتی ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ پانی میں خارج کر دی جاتی ہے۔ اس طرح سٹار فش میں عمل تنفس واقع ہوتا ہے۔

سٹار فش میں عصبی نظام میں دماغ موجود نہیں ہوتا اس طرح یہ نہایت سادہ نوعیت کا عصبی نظام رکھتی ہے۔ اس میں بنیادی حسی عضو آنکھیں ہیں جو ہر بازو کے سر پر موجود ہوتی ہیں۔ ان کا کام روشنی میں کمی یا زیادتی کو محسوس کرنا ہوتا ہے کچھ سٹار فش روشنی کی جانب بھی حرکت کرتی ہیں لیکن اکثر روشنی سے دور ہٹتی ہیں۔ ان کی جلد اور آنکھیں مل کر حرکت کی سمت، شکار کی موجودگی اور بیرونی ماحول میں تبدیلی کا تعین کرتی ہیں۔

سٹار فش انڈے دیتی ہے ایک انڈہ جس میں بار آوری (Fertilization) ہو چکی ہو سائز میں 0.5 ملی میٹر کا ہوتا ہے۔ جبکہ انڈے سے برآمد ہونے والا لاروا 1 ملی میٹر کا ہوتا ہے۔ دو گھنٹے کے دوران ایک Female تقریباً 2.5 ملین انڈے دیتی ہے۔ یعنی ایک افزائش نسل کے موسم میں تقریباً 200 ملین انڈے اس طرح سمندر کی تہوں میں Srar fish کے انڈے ڈھیروں کی صورت میں موجود ہوتے ہیں۔ تاہم اس بھاری تعداد میں سے قریباً 60% انڈے بچوں میں تبدیل ہوتے ہیں۔ باقی جانوروں کی خوراک بن جاتے ہیں۔

انڈے سے بننے والا لاروا 6- 7 ہفتے کے عرصہ میں آہستہ آہستہ سٹار فش والے تمام نظام اور ساخت حاصل کر لیتا ہے۔ سٹار فش میں دفاع کا موثر نظام موجود ہے۔ اگر اس کا کوئی بازو زخمی ہو جائے یا کسی حملہ آور کے قابو میں ہو تو وہ اسے اپنے جسم سے الگ کر دیتی ہے۔ اس کی جگہ نئے بازو کی نشوونما ہو جاتی ہے ہر ٹوٹنے والا بازو الگ ہو کر نشوونما پاتا ہے اور ایک مکمل سٹار فش معرض وجود میں آتی ہے۔ اس طریقہ سے سٹار فش بننے میں تقریباً ایک سال کا عرصہ لگتا ہے۔

پورا راستباز انسان تب ہوتا ہے جب بدیوں سے پرہیز کر کے یہ مطالعہ کرے کہ نیکی کون سی ہے؟

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کانگریس (آئی) کی معذرت

انڈین کانگرس (آئی) نے پانچ سال کے بعد اپنے پچھلے دور حکومت میں بابری مسجد کو تحفظ فراہم نہ کرسکنے کے موقعہ پر مسلمانوں سے معافی مانگ لی۔ اس مسجد کو 1992ء میں جبکہ انڈین کانگرس (آئی) کی حکومت تھی ہزاروں شرپسند ہندوؤں نے شہید کر دیا تھا۔ کانگرس نے ایک قرارداد کے ذریعے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ان کی حکومت پر قانونی اور اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی تھی کہ اقلیتوں کو تحفظ فراہم کیا جائے اور اس مسجد کو منہدم ہونے سے بچایا جائے۔ لیکن بابری مسجد کی شرپسند ہندوؤں کے ہاتھوں شہادت نے عوام میں بے چینی پھیلا دی۔ 1996ء کے انتخابات میں کانگرس کو بری طرح شکست ہوئی۔ جس کا ایک سبب بابری مسجد کا واقعہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ کانگرس نے قرارداد میں اعتراف کیا ہے کہ بابری مسجد کی شہادت کے بعد بھارت میں ہندو مسلم فسادات میں اضافہ ہوگیا۔ 96 کروڑ کی آبادی والے اس ملک میں مسلمان ایک بہت بڑی اقلیت ہیں۔

1947ء میں آزادی ملنے کے بعد سے لے کر اب تک اقلیتوں کو تحفظ فراہم نہ ہو سکنے کی وجہ سے ہزاروں مسلمان فرقہ وارانہ فسادات میں شہید کئے جا چکے ہیں لیکن آج تک کسی بھی بھارتی حکومت نے اس کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔

○○○

مقبوضہ کشمیر میں گولڈن جوبلی تقریبات

بھارتی فوج کی طرف سے سری نگر شہر میں گولڈن جوبلی تقریبات کو کامیاب بنانے کے لئے سخت حفاظتی انتظامات کئے جا رہے ہیں اور فوج نے سڑکوں پر مورچوں کی قطاریں تعمیر کرلی ہیں۔ جبکہ مجاہدین نے شہر میں اس قدر حفاظتی انتظامات کو اپنے لئے چیلنج قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ چاہے بھارت کی پوری فوج سری نگر میں پڑاؤ ڈال دے ان کا جذبہ آزادی سرد نہیں ہو سکتا۔ حفاظتی انتظامات پر ضرب لگانے کے لئے مجاہدین نے سری نگر کو ٹارگٹ بنا لیا ہے۔ گزشتہ روز مجاہدین نے سری نگر شہر میں بھارتی فوج کے مورچوں پر راکٹ برسائے اور متعدد فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ بھارتی فوج نے دن دیہاڑے حفاظتی انتظامات پر اس کاری ضرب سے بدحواس ہو کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی اور بے گناہ لوگوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔

دریں اثناء حزب المجاہدین کی جانب سے بچھائی جانے والی بارودی سرنگ کی زد میں آ کر ایک فوجی ٹرک تباہ اور 6 فوجی ہلاک ہو گئے۔ اودھم پورہ میں مجاہدین اور بھارتی فوجیوں کے درمیان جھڑپ میں 3 بھارتی ہلاک ہو گئے۔ سرمہادیو کے علاقے میں ایک بھارتی میجر لکھو رام کو نامعلوم افراد نے ہلاک کر دیا۔

○○○

ترکی کی سیکولر حکومت کی مشکلات

سیکولر ترک وزیراعظم مسعود یلماز کی مدر لینڈ پارٹی میں اسلام مخالف بل کے معاملے میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ مدر لینڈ پارٹی کے ایک درجن سے زائد ارکان پارلیمنٹ نے گزشتہ روز اعلان کیا کہ وہ حکومت کی طرف سے سیکنڈری سکولوں میں اسلامی تعلیمات کی ممانعت پر مبنی اس بل کی مخالفت کریں گے۔ مدر لینڈ پارٹی کے پارلیمانی اجلاس میں 14 نائبین نے واضح طور پر بل کی مخالفت کی جبکہ 38 دوسرے اراکین نے ان کی حمایت کا اظہار کیا۔ بل کے مخالف ایک نائب نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ہم بل کی مخالفت کریں گے کیونکہ یہ طلباء کو اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کے ان کے آئینی حق سے محروم کرتا ہے۔ ان نائبین کی مخالفت سے مسعود یلماز کی حکومت کو اس بل کی منظوری میں خاصی دشواریاں پیش آسکتی ہیں کیونکہ ایوان میں سب سے بڑی جماعت رفاہ پارٹی تو بہرحال اس بل کے خلاف مزاحمت کرے گی۔

○○○

بوسنیا کے متعلق ڈیٹن معاہدہ کا مستقبل

بوسنیا ہرزے گوینا کے مسلم کروٹس اور سرب باشندوں کے درمیان ہونے والے ڈیٹن معاہدہ کے ایک سال گزر جانے کے بعد بھی اس کے فیل ہو جانے کے خطرات موجود ہیں جن کو حل کرنے کے لئے امریکہ نے اپنا خاص ایلچی رچرڈ ہال بروک بھیجا ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنی قابلیت کو بروئے کار لائے۔ اس سلسلے میں سرب لوگوں نے عملاً تعاون کرنے سے انکار کیا ہے۔ رچرڈ ہال بروک وہ سیاست دان ہے جو کہ اس معاہدہ میں پوری طرح شامل رہا تھا اور اسی کی محنت اور کوشش سے یہ معاہدہ ممکن ہو سکا تھا۔ اس لئے اس سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اب بھی اس معاملے کو بخیر و خوبی حل کر لے گا۔

اصل میں تینوں قوموں کا ایک دوسرے پر اعتماد ابھی تک قائم نہیں ہو سکا اس لئے ہر مسئلے پر بجائے تعاون کے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی پالیسی پر ہر کوئی گامزن ہے۔ مسائل تو بہت سے ہیں لیکن سب سے بڑا مسئلہ سرب جنگی مجرموں کا ہے جن کو ابھی تک سرب حکومت پکڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلہ میں کروٹس نے بھی کوئی اچھا نمونہ نہیں دکھایا۔ دوسرا مسئلہ بوسنیا کے سفیروں کا ہے جو کہ دوسرے ملکوں میں متعین کئے جا رہے ہیں۔ ہر حکومت چاہتی ہے کہ اچھی اچھی جگہیں ان کے ملک کو مل جائیں۔ ہال بروک اب مسلم کروٹ اور سربوں کا سفیروں کے معاملے میں ان کا تعاون حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اسی طرح پناہ گزینوں کے واپس اپنے گھروں میں جانے کا مسئلہ بھی سد راہ ثابت ہو رہا تھا۔ پچھلے دنوں کروٹوں نے کئی مسلم دیہاتوں سے زبردستی مسلم پناہ گزینوں کو نکال دیا اور ان کے گھر جلا دیئے لیکن بعد میں ہال بروک اس سلسلے میں بھی ایک معاہدہ کروانے میں کامیاب ہو چکے ہیں کہ دونوں اطراف اس سلسلے میں ڈیٹن معاہدے پر عمل کریں گے۔ اگرچہ ان معاہدوں سے کچھ نہ کچھ صورت حال میں بہتری پیدا ہو گی لیکن سب سے بڑا مسئلہ سرب جنگی قیدیوں کا ہے۔ اس کے علاوہ مسلم کروٹ تعلقات میں بھی بجائے بہتری ہونے کے ابتری بڑھ رہی ہے اس لئے ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ڈیٹن معاہدہ مکمل طور پر حالات کو ٹھیک کرنے کا ذریعہ بن سکے گا یا نہیں۔

○○○

پاکستان کی خاطر

فدا کر دیں گے اپنی جان پاکستان کی خاطر
کوئی مشکل نہیں ہے یہ ہمیں ایمان کی خاطر
ہمارے اَب و جَد نے اس کی خاطر کتنے دُکھ جھیلے
ہمیں قربانیاں دینی ہیں اُس پیمان کی خاطر
فَقَط اک دیس بن جانے سے قومیں بن نہیں جاتیں
مسلسل عزم و ہمت چاہئے پہچان کی خاطر
سبق تنظیم اور ایمان' قائد نے دیا ہم کو
کہا مل کر چلو سب ارضِ پاکستان کی خاطر
ہمیں اس ملک نے دی عزّت و توقیر دنیا میں
کریں دل کی لگن سے کام اِس کی شان کی خاطر
ابھی تحریکِ پاکستان کے مقصد اُدھورے ہیں
بِنا ڈالی تھی اس کی عظمتِ قرآن کی خاطر
بہت کچھ کر لیا ہے گرچہ ان پچّاس سالوں میں
ابھی کرنا بہت ہے حُرمتِ انسان کی خاطر
جہاں میں زندہ رہنے کا یہی نسخہ مسلّم ہے
کوئی قیمت نہیں جاں کی وطن کی آن کی خاطر
کریں نفرت' تعصّب تنگ نظری اور کُدورت سے
محبّت چاہئے دنیا کے ہر انسان کی خاطر

ظہور الدین بآبر ایم-اے

بھارت کے نئے صدر کے آر نارائن

بھارت کے نئے صدر کے آر نارائن ہندوستان کے ان چند اچھوتوں میں سے ہیں جن کو اپنی نچلی ذات کی وجہ سے کبھی خفت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ان کی بہن بھارگادی کا کہنا ہے کہ ہم نے کبھی محسوس نہیں کیا کہ ہم نچلی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اس سے پہلے ایک سیاست دان' حکومتی وزیر' سفیر رہے ہیں۔ تین دفعہ وہ کانگرس کے ٹکٹ پر پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہو چکے ہیں۔ اور راجیو گاندھی کی حکومت کے وزیر بھی رہے ہیں۔ اور 1992ء میں بطور بھارت کے وائس پریذیڈنٹ بھی وہ بلامقابلہ منتخب ہوئے تھے۔

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر نارائن جن کی عمر اس وقت 76 سال ہے پہلے صدر ہیں جو کہ نچلی ذاتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ عہدہ اگرچہ عام طور پر رسمی ہی سمجھا جاتا ہے لیکن سیاسی ایمرجنسی کے وقت اس عہدہ کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ ایسے مواقع پر صدر کسی غیر مستحکم حکومت کو ختم کر سکتا ہے۔ اور اپنی مرضی کے مطابق کسی بھی شخص کو وزیر اعظم مقرر کر سکتا ہے یا دوبارہ الیکشن کروانے کے احکام جاری کر سکتا ہے۔ ان کا صدر مقرر ہونا اچھوتوں کے لئے ایک فخر کا مقام ہے جو کہ بھارت میں عام طور پر سوسائٹی کے سب سے کم ترین اور ذلیل ترین کام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں اور اعلیٰ ذات کے ہندو ان کو ہمیشہ ناپاک سمجھتے ہیں۔

اگرچہ ان کا انتخاب فیڈرل اور ریاستی اسمبلیوں کے ممبروں کے مکمل اتفاق رائے سے عمل میں آیا ہے اور یہ بات اس بات کی آئینہ دار ہے کہ بھارت میں اب اچھوتوں میں سیاسی بیداری کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ لیکن مسٹر نارائن نے کبھی بھی اچھوتوں کی کسی تحریک میں حصہ نہیں لیا بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اچھوت سوسائٹی کا ممبر بتاتے ہوئے ہچکچاہٹ کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اور اس لئے بہت زیادہ اچھوت لوگ بھی ان کے لئے کوئی اتنے اچھے جذبات نہیں رکھتے۔ اسی مئی میں پارلیمنٹ کے اچھوت ممبروں نے ایک ریزولیوشن پاس کیا کہ آئندہ صدر کوئی ایسا اچھوت ہو جس نے جنگ آزادی میں حصہ لیا ہو یا سیاسی جنگ میں تکالیف اٹھائی ہوں۔ اور مسٹر نارائن ان شرائط میں سے کسی پر بھی پورے نہیں اترتے۔

کانگرس پارٹی کے زوال کی وجہ سے بھارت میں جو استحکام کی حالت ہے اس میں نئے صدر کو بہت اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ پچھلے چند سالوں میں تین دفعہ پچھلے صدر مسٹر شرما کو یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ کس کو وزیر اعظم مقرر کریں۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

محبوس کرنے کا تصور بھی کر سکے جسے ہمارے قوی و عزیز خدا نے شش جہات میں پھیلا دیا اور ہفت افلاک پر محیط کر دیا ہے۔

جلسہ کے ان ایام میں مجھے فضا میں ہر طرف وہی الفاظ لکھے ہوئے دکھائی دیتے رہے۔

"میں۔۔۔ ہوں، مجھے کوئی نہیں ہرا سکتا۔"

ہاں مگر اس بار اوپر تصویر محمد علی کلے کی نہیں بلکہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی آویزاں تھی۔

بقیہ صفحہ 1

عذر تراش لیا کہ ہماری عبادت صرف اسی لئے ہے کہ یہ اصنام و معبود ہم کو خدا تعالیٰ کے حضور پہنچا دیں اور مقرب بارگاہ الٰہی بنا دیں۔

(از خطبہ 21۔اپریل 1899ء)

درخواست دعا

○ مکرم بشارت احمد صاحب (ڈرائیور روزنامہ الفضل) کے بھائی مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب ناصر آباد غربی ربوہ لاہور سے بذریعہ کار 14- اگست کو ربوہ واپس آرہے تھے کہ پنڈی بھٹیاں کے نزدیک کار کا ٹرک کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں انہیں سخت چوٹیں آئیں اور کار میں سوار ایک خاتون کو بھی سخت چوٹ لگی۔ اللہ تعالیٰ زخمیوں کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب صدر محلہ دارالبرکات کی اہلیہ محترمہ بوجہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ اور گزشتہ چار روز سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم غلام رحمانی صاحب سیکرٹری وصایا یوکے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیزہ مکرمہ سعدیہ صالح بنت صالح محمد چوہدری صاحب زعیم انصاراللہ موسے والا ڈسکہ گذشتہ 10 یوم سے ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہیں اور اتفاق ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد سرور ابڑو صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع لاڑکانہ کا 30۔ جولائی 1997 کو انور آباد سے لاڑکانہ آتے ہوئے موٹر سائیکل پر ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس کے نتیجہ میں پاؤں پر چوٹ لگی تھی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ اپنے فضل سے موصوف کو جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم ملک احسان الحق صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع چکوال کا بیٹا ملک رضوان الحق اور بیٹی نور العین ملک جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں۔ بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ مکرم دوست محمد صاحب (وفات یافتہ) محلہ آہیر نوالہ خوشاب 97-7-23 کو رات 30-9 بجے وفات پا گئیں۔ اگلے روز ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ بعد ظہر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے انکا جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہونے پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

یوم تحریک جدید

29-اگست 97ء

○ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کہ "چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے کم از کم دو مرتبہ "یوم تحریک جدید" منانے کا اہتمام کیا جائے۔" کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" مورخہ 29- اگست 1997ء بروز جمعہ منایا جائے۔ جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

اس موقعہ پر امراء صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسہ منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

اس دن تحریک جدید کے ذریعے جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا حسین تذکرہ احباب جماعت کے سامنے کیا جائے۔

امسال حضرت امام جماعت احمدیہ نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1997ء کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی انعامات و افضال جو جماعت پر نازل ہوئے ان کا ذکر فرمایا جس کا خلاصہ مندرہ ذیل ہے۔

1۔ امسال دنیا بھر سے 304584 افراد نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

2۔ 96 ممالک کی 221 قوموں کے افراد نے عالمی بیعت کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

3۔ 52 زبانوں میں کلام الٰہی کے تراجم چھپ کر کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ 24 زبانوں کے تراجم چھپائی کے مختلف مراحل میں ہیں۔

4۔ جماعت احمدیہ بفضل تعالیٰ 153 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔

5۔ امسال 106 نئی بیوت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق ملی اور 809 بیوت بنی بنائی ہمیں مل گئیں۔

6۔ امسال بفضل تعالیٰ دنیا بھر میں 2336 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

7۔ 97 ممالک میں 287 دعوت الی اللہ کے مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ 962 مربیان و معلمین اور 34 پاکستانی ڈاکٹرز خدمات دین بجالا رہے ہیں۔

8۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو لٹریچر کی اشاعت عالمگیر پیمانے پر کرنے کی اس کثرت سے توفیق دے رہا ہے کہ اس کا احاطہ کرنا محال ہے۔

9۔ گنی بساؤ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 16 ارکان پارلیمنٹ احمدی ہو چکے ہیں۔

اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے

(۱) احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کی جائے۔ (۲) والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ (۳) نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ (۴) رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں (۵) اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ (٦) جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔ (۷) قومی دیانت کا قیام کریں (۸) مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص دعا کریں۔

نوٹ۔ اگر کسی وجہ سے 29- اگست کو یوم تحریک جدید منایا نہ جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منایا جائے۔

آپ سے درخواست ہے کہ جلسہ "یوم تحریک جدید" کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان۔ تحریک جدید)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 18- اگست 1997ء

12-00	رات۔ اردو کلاس۔
1-00	بیت بازی از خدام الاحمدیہ ربوہ
1-30	درس کلام الٰہی از حضرت صاحب بیت الفضل لندن 1996ء نمبر ۱۱
3-30	چینی زبان سیکھئے
4-05	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30	چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورک شاپ (نمبر ۱۱)
5-00	لقاء مع العرب
6-00	اختتامی خطاب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (97-8-17)
9-00	ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30	چلڈرنز کارنر۔چلڈرنز ورک شاپ نمبر ۱۱
11-00	اردو تقریر دعا کے ساتھ ناممکن کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ از مولانا منیر احمد منور۔
11-25	سوانح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ از مسٹر حید رعلی ظفر
12-00	اردو تقریر مسلم سوسائٹی کے مسائل اور ان کا حل از مسعود احمد خان دہلوی
12-30	جرمن تقریر پانچ عبادات کی اہمیت از عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت جرمنی۔
1-00	لقاء مع العرب
2-00	اردو کلاس
3-00	سپورٹس۔ کبڈی لاہور بمقابلہ فیصل آباد (فائنل)
4-05	تلاوت۔خبریں
4-30	نارویجین زبان سیکھئے
5-00	انڈونیشن پروگرام
6-00	بنگالی پروگرام۔
7-00	ہومیوپیتھی کلاس از حضرت صاحب۔
8-00	لقاء مع العرب
9-00	ترکی پروگرام
10-05	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30	چلڈرنز کارنر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 16 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پانچ سال تک ہماری حکومت کہیں نہیں جاتی۔ اس عرصہ میں سارا گند صاف کردوں گا۔ دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے قانون جس جذبہ سے بنایا ہے اسی جذبہ کے تحت اس پر عمل درآمد بھی ہو گا۔ ہم نے جو کام کرنا ہے کرتے رہیں گے اگر کوئی شور شرابا یا ہنگامہ ہوتا ہے تو ہوتا رہے ہم مجرموں کو ایسی سزائیں دیں گے کہ دور دور تک جرم نظر نہیں آئے گا۔ "ہیومن رائٹس" والوں کو صرف دہشت گردوں کے حقوق ہی نظر آتے ہیں بیواؤں اور یتیموں کے آنسو دکھائی نہیں دیتے۔ صوبائیت کی بات کرنے والوں کی پاکستانیت پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا سابق حکومت ایسے بدترین حالات چھوڑ گئی کہ میں سوچنے لگا کہ اپوزیشن کے دن ہی اچھے تھے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے دہشت گردی کے خاتمہ کے بل کی حمایت کرتے ہوئے توقع ظاہر کی ہے کہ اس قانون سے ملک کی داخلی سلامتی کو استحکام حاصل ہو گا۔ دہشت گردی کے خاتمے کی طرف یہ پہلا قدم ہے۔ مگر خیال رکھنا پڑے گا کہ اختیارات کا غلط استعمال نہ ہو۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے پنجاب میں خصوصی عدالتوں کی کارکردگی اور اس کے عمل کو تیز کرنے کے لئے صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور راجہ محمد بشارت کو انچارج بنا دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ انسداد دہشت گردی ایکٹ کا غلط استعمال نہیں ہونے دیں گے۔

○ انسداد دہشت گردی ایکٹ کو سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ پولیس کو بے پناہ اختیارات دینا بلاجواز ہے قانون بنیادی انسانی حقوق کی نفی کرتا ہے۔ اسے کالعدم قرار دیا جائے۔ درخواست گذاروں کا موقف۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ انسداد دہشت گردی کا بل منظور کر کے ملک پولیس سٹیٹ بنا دیا گیا ہے۔ انارکی پھیلے گی۔ سیاسی انتقام کا سلسلہ بڑھے گا۔ سپاہ صحابہ کے لیڈروں نے کہا ہے کہ یہ قانون اسلام اور دو قومی نظریہ کے منافی ہے۔ یکطرفہ ٹریفک کی اجازت نہیں دیں گے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ کہ دہشت گردی کے خاتمے کے نئے قانون میں وقت کے ساتھ تبدیلی آئے گی۔ اور کل اگر بینظیر جیسی حکومت آگئی تو یہی قانون ہمارے خلاف استعمال ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں دہشت گردی کی بنیاد "الذوالفقار" نے رکھی تھی۔ سپریم کورٹ میں ماورائے عدالت ہلاکتوں کی تصدیق ہو چکی ہے۔

بینظیر اور بابر کے خلاف نئے قانون کے تحت مقدمات قائم کئے جائیں۔

○ وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ حکومت بجلی کے نرخوں میں اضافہ نہیں کر رہی۔ اور نہ ہی روپے کی قیمت میں کمی کا سوچ رہی ہے۔ ستمبر کے بعد ٹیکس کا نیا نظام آئے گا۔ پرچون پر ٹیکس کی کوشش جاری ہے۔ ٹیکس دہندگان کے دلوں سے خوف دور کر دیں گے۔

○ محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت مستعفی نہ ہوئی تو پیپلز پارٹی تحریک چلائے گی نواز شریف نے پہلے بھی عدلیہ کے اختیارات کم کرنے کی کوشش کی تھی اب پھر رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حکومت دہشت گردی دور کرنے میں مخلص نہیں ہے۔ ایسا ہوتا تو جانے پہچانے دہشت گرد حکومتی ایوانوں میں نہ بیٹھے ہوتے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ انتظامیہ اور پولیس اپنے عیب چھپانے کے لئے ملبہ عدالتوں پر ڈال دیتی ہے۔ کہدیا جاتا ہے کہ عدالتوں نے ضمانتیں نہیں دیں، جب تفتیش صحیح نہیں ہوگی۔ چالان اور گواہ پیش نہیں ہونگے۔ تو عدالتیں کیا کر سکتی ہیں۔ حکومت کو وجہ بتانی چاہئے کہ وہ چیف جسٹس کے نامزد کردہ جج کیوں مقرر کرنا نہیں چاہتی۔ چیف جسٹس ہائی کورٹ نے نوائے وقت کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ معاشرے کے دوسرے طبقوں کی طرح عدلیہ میں بھی کرپشن کی وبا پھیل رہی ہے میں نے تقرر اور تبادلوں کا نظام بدل دیا ہے۔ سفارشوں کا سلسلہ چلا لیکن میں نے نہیں مانا۔

○ وزیر اعظم کے احتساب سیل نے فارن کرنسی اکاؤنٹس کی خفیہ چھان بین کا حکم دیا ہے۔

○ کراچی ایرپورٹ پر ایک ساٹھ سالہ برطانوی نژاد پاکستانی کو گرفتار کر کے 1950 گرام ہیروئن برآمد کر لی گئی ہے۔

○ ارکان اسمبلی کی سرکاری رہائش گاہ سرکٹ ہاؤس لاہور میں پولیس کی بھاری نفری نے اشتہاری مجرموں کی مخبری ہونے پر ریڈ کیا۔ تو وہاں ایک کمرہ میں تقریباً 22 افراد کو رنگے ہاتھوں جواء کھیلتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ جوئے کے دوران داؤ پر لگے ہوئے 5 کروڑ اور ڈیڑھ لاکھ روپے مالیت کے طلائی زیورات اور گھڑیاں قبضہ میں کر لیں۔ گرفتار ہونے والوں میں آئی جی پنجاب کے دفتر کا سپرنٹنڈنٹ طاہر محمود اور ایک ڈی ایس پی کا بھتیجا بھی شامل ہے۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ اعجاز الحق اور مجھ سمیت کسی کا نواز شریف سے اختلاف نہیں۔ حکومت مدت پوری کرے گی۔

○ بھارت کے 50ویں یوم آزادی کے موقع پر اسلام آباد میں بھارتی ہائی کمیشن کے سامنے کل جماعتی حریت کانفرنس، انصار برنی ٹرسٹ اور کشمیر یوتھ فورم نے اجتماعی دھرنا دیا۔ اور بھارت کے خلاف نعرے لگائے۔

○ بزرگ مسلم لیگی سیاست دان اور تحریک پاکستان کی پہلی قانون ساز اسمبلی کے رکن شوکت حیات نے کہا ہے کہ تحریک پاکستان کے دوران لگایا جانے والا نعرہ پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ" بچوں کا نعرہ تھا۔ اس نعرے کے یہ معنے نہیں کہ ہم کوئی اسلامی ریاست قائم کر رہے ہیں۔ بلکہ لا الہ الا اللہ کا مطلب یہ ہے کہ کہ اللہ ایک ہے تو ہندو، سکھ اور عیسائی کے لئے بھی ایک ہے۔ ہم اس نعرے کے اکیلے دعویدار نہیں بن سکتے۔

○ سینکڑوں افراد پر مشتمل ہجوم نے تھانہ لاھے والا وڑائچ (قلعہ دیدار سنگھ) پر حملہ کر دیا۔ پولیس سے رائفلیں چھین کر حوالاتی بھگا دیئے۔ اے ایس ائی سمیت 6 پولیس اہلکار شدید زخمی ہو گئے بعد میں حالات پر قابو پا لیا گیا اور 100 افراد گرفتار کر لئے گئے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور وٹو نے 85ء کے بعد بنائے گئے تمام اثاثے قومی خزانے میں دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ تمام ایسے سیاست دان جو 1985ء کے بعد کسی نہ کسی طرح اقتدار میں رہے۔ ملک میں غربت کے خاتمہ کے لئے اثاثے حکومت کے حوالے کر دیں۔

○ واشنگٹن میں امریکی حکومت نے افغان سفارتخانہ بند کر دیا ہے۔ امریکی حکومت نے یہ فیصلہ واشنگٹن میں افغان سفارتکاروں کی باہمی چپقلش کے باعث کیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے ارکان نے قومی اسمبلی سے پولیس تشدد پر احتجاج کرتے ہوئے واک آؤٹ کیا۔ اور کہا کہ PPP کے پرامن کارکنوں پر لاٹھی چارج اور خواتین کو مارنا پیٹنا افسوسناک ہے۔

○ پاکستان کی آبادی میں 36 لاکھ افراد کا سالانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ 1901ء میں اس خطہ کی آبادی ایک کروڑ 70 لاکھ تھی اب 14 کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کو ۲۴ گھنٹے احمدیہ ٹیلی ویژن کی عالمی نشریات جاری کرنے پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

مشروباتِ خورشید
ہمیشہ معیاری اور قدیم دواخانہ کے مؤثر اور خالص مشروبات استعمال کیجئے۔ خصوصی رعایتی قیمت کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔
• شربت بادام /46 • شربت صندل /42
• شربت فرحت افزاء /46 • شربت بزوری بارد /36
• شربت بنفشہ /36 • شہد خالص /90
اس کے علاوہ مربہ جات ہر قسم، روغنیات عرقیات اپنی لیبارٹری میں تیار کردہ دستیاب ہیں
نیجر: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211536

سپیشلسٹ
• پٹہ کمانی
• سلنسر پائپ
• انڈر بڈ پارٹس
نوٹ
سوزوکی جینئن پارٹس
میاں بھائی
10- منٹگمری روڈ، لاہور
فون: 223372 / 223373

جانوروں کی دیگر امراض مثلاً
سرکن اور اپھارہ کے علاوہ
منہ کھر، گل گھوٹو، زہر باد، تھنوں کی سوزش، نارڑ، گلٹی، اخراج رحم (اوانس نکالنا)، بانجھ پن، دودھ کی کمی، بندش اور داہ وغیرہ کیلئے مفید و مؤثر "کیوریٹو" ادویات اپنے شہر کے سٹور سے طلب فرمائیں
معلومات کیلئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ /5 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر طلب فرمائیں۔
ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز کیلئے معقول کمیشن
کیوریٹو میڈیلین (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: آفس: 771 سیلز آفس: 211283 فیکس: 212299